خلافت

عافیت کا حصار

پروگرام نمبر: 2
فروری 2024ء

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔(النور:56)

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہرحال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS
PROGRAMME No. : 2 FEB 2024

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت
From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع.............................صوبہ..................

بتاریخ:....................بروز.........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درسِ حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھٰذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

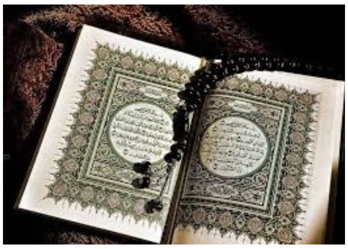

تلاوت کلام پاک

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ
التَّوۡرٰٮۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ
○ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ
الظّٰلِمِیۡنَ ○ یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ ؕ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ○ ہُوَ الَّذِیۡۤ
اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ○

ترجمہ

اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جُھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں۔ (سورۃ الصّفّ 7 تا 10)

20 رفروری : یوم مصلح موعود اور مجلس انصاراللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’مَیں نے ڈاک میں دیکھا کہ کسی ملک کی انصار اللہ کی تنظیم کا ایک پروگرام تھا کہ ہم نے یوم مصلح موعودؓ پر بڑا وسیع کھیلوں کا پروگرام رکھا ہے اور تھوڑا سا علمی موضوع پر بھی پروگرام ہوگا، اجلاس ہوگا۔ انصار اللہ کا کھیل کود سے کیا کام ہے؟ انصار کو تو چاہئے تھا کہ اپنے عہد کی طرف توجہ کرتے اور ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرتے جن پر چلانے کے لئے مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے راہنمائی فرمائی ہے اور انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی ہے تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں اور مجھے امید ہے کہ انصار اللہ جس نے یہ پروگرام بنایا ہے... اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے اور آئندہ بھی لوگ اس کی احتیاط کریں گے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20 رفروری 2009ء)

عہدِ انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی!

خدایا! تیرے فضلوں کو کروں یاد	بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ''ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد	بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد''
خبر مجھ کو یہ تُو نے بارہا دی	فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی
مری اولاد سب تیری عطا ہے	ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے	یہی ہیں پنج تن جِن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے، اے میرے ہادی!	فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی
بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا	جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا	دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

(الحکم 10 دسمبر 1901ء)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

درس حدیث

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ
وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی۔ اُس نے میری نافرمانی کی۔ (مسند أبي داود)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعتِ رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی۔ اُس نے میری نافرمانی کی۔

پس وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اُس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہوگی کہ اشاعت و تمکینِ دین کے لیے نمازیں قائم کی جائیں۔ زکوٰتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 367)

’’تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے۔ تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے... یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۂ رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے اور اُس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 408 تا 409)

●

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے

پیشگوئی بابت مصلح موعود

بِاِلْهَامِ اللهِ تَعَالٰی وَ اِعْلَامِهٖ عزوجل خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُهٗ وَ عَزَّ اسْمُهٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تَضَرُّعَات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بَہ پَایَہ قَبُوْلِیَت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کَلِیْد تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام، خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین حق کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نُحُوْسَتوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وُجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بِشَارَت ہو کہ ایک وَجِیْہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زَکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تُخْم سے تیری ہی ذُرِّیَت و نَسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عَنْمُوَائِیْل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مُقَدَّس روح دی گئی ہے اور وہ رِجْس سے پاک ہے۔ اور وہ نُوْرُ اللہ ہے۔ مُبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صَاحِبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوْحُ الْحَقّ کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کَلِمَۃُ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رَحمت وَ غَیُوْرِی نے اسے کلمہ تَمْجِیْد سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شَنبَہ ہے مبارک دوشَنبَہ فَرْزَنْد دِلْبَنْد گِرَامی اَرْجُمَنْد۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَا۔ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نُزُوْل بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رَضامندی کے عِطر سے مَمْسُوْح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شُہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا.

(از مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ 95-96)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

موعود خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ

پس یہ وسعت ہے، یہ معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے جو فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات:57) کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدّنظر رکھنا ہی اصل عبادت ہے اور اصل عبادت وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے احکامات سامنے ہوں۔ دنیا بھی کمائی ہے تو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے ساتھ، نہ یہ کہ ہر وقت دنیا کا حصول ہی پیشِ نظر رہے اور پھر اس کے لئے غلط ہتھکنڈے سچ، جھوٹ، دھوکہ، فریب سے جس طرح بھی ہو کام لیا جائے اور خدا تعالیٰ کو بالکل بھلا دیا جائے۔ عبادت کا حق صرف نمازیں پڑھنے سے ادا نہیں ہوتا۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اس پر روشنی ڈالی تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کے باقی احکامات کی ادائیگی سامنے رکھتے ہوئے اُن پر عمل نہ ہو تو نمازیں بھی کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ مثلاً اگر انسان کے ہر معاملے میں سچائی نہیں تو عبادت کرنا اور مسجد میں آ کر نمازیں پڑھنا، عبادت کرنے والوں میں شمار نہیں کروائے گا۔ اسی طرح کینہ ہے، حسد ہے، بُغض ہے اور بہت سی برائیاں ہیں۔ یہ عبادت کی روح کو ختم کر دیتی ہیں۔ پس ایک حقیقی عابد اُسی وقت عابد کہلا سکتا ہے جب ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا مدّنظر ہو اور اپنے دنیاوی فوائد کو کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوں۔ اس مضمون کو مَیں اکثر بیان کر کے توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ آج اس مضمون کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبہ سے استفادہ کرتے ہوئے آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریق تھا کہ واقعات کے ساتھ مضمون کو بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان سے بعض پہلوؤں کی عملی شکل ہمارے سامنے آ جاتی ہے... اس سے پہلے کہ میں اس مضمون کو آگے چلاؤں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام کے بارے میں اُن کا ایک ارشاد بھی آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ نئی نسل اور آنے والوں کے علم میں اس لحاظ سے بھی اضافہ ہو۔ 1936ء کی شوریٰ کے موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''ایک خلافت تو یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ لوگوں سے خلیفہ منتخب کرواتا ہے اور پھر اُسے قبول کر لیتا ہے مگر یہ ویسی خلافت نہیں''، (یعنی اُن کی) ''یعنی میں اس لئے خلیفہ نہیں کہ حضرت خلیفہ اول کی وفات کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا، بلکہ اس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کی خبر دی تھی۔ گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے اور یہ موقع ایسا نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ اُسے رائیگاں جانے دے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائے۔ جس طرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے، اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ موعود خلیفہ بھی روز روز نہیں آتے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء صفحہ 17 بحوالہ سوانح فضل عمرؓ جلد 4 صفحہ 508)

(از خطبہ جمعہ 29 نومبر 2013ء)

منظوم کلام

محترم مبارک احمد عابد صاحب

اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ!

سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2019ء

اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ	بتلا ہی نہیں سکتا میرا فکرِ سخندانہ
ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی	یہ گردشِ روزانہ یہ گردش دورانہ
ڈھونڈیں تو کہاں ڈھونڈیں پائیں تو کہاں پائیں	سلطانِ بیاں تیرا اندازِ خطیبانہ
دکھ درد کے ماروں کو سینے سے لگاتا تھا	تو سوچتا ہی نہ تھا اپنا ہے یا بیگانہ
قدرت نے جنہیں بخشا اک نورِ یقیں محکم	ہائے وہ تیری آنکھیں وہ نرگسِ مستانہ
ہاں علم و عمل میں تھا اک پیکر عظمت تُو	قرآن کا شیدائی اللہ کا دیوانہ
اسلام کی مشعل کو دنیا میں کیا روشن	اور تُو نے اجاگر کی سرگرمیٔ فرزانہ
ہمدم ہے جواں اب بھی ربوہ کی فضاؤں میں	وہ روحِ بزرگانہ وہ شفقتِ پدرانہ
عابدؔ ہے دعا میری محمود کے مقصد کو	دنیا میں ملے جلدی اک نصرتِ شاہانہ
اے فضلِ عمر تیرے اوصافِ کریمانہ	یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

تقریر: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

استحکام خلافت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی گرانقدر مساعی

آج اس پُر رونق مجلس میں مکرم محمد عثمان شاہد صاحب کا ایک مختصر مضمون (مطبوعہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 فروری 2010ء) میں سے بعض حصے بطور تقریر پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر آپؑ کے جسد مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے یہ عظیم الشان اور تاریخ ساز عہد کیا تھا کہ: ''اے خدا میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ تو نے نازل کیا ہے مَیں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا''۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیغام کی اشاعت اور جماعت کی ترقیات وفتوحات کے لئے خدا تعالیٰ کی قدیم سنت کے موافق اپنے بعد خلافت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مذکورہ عہد کی تکمیل کے لئے تمکنت واشاعت دین کے لئے پیشگوئی کے مطابق قائم اس بنیادی ذریعہ اور ادارہ یعنی خلافت کے قیام، اس کی حفاظت اور اس کے استحکام و بقائے دوام کے لئے ہر ممکن وسیلہ اختیار فرمایا اور اپنے اقوال وافعال، خطبات وتقاریر اور مضامین وتحریرات نیز عملی منصوبوں اور اقدامات کے ذریعہ احباب جماعت کے دلوں میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی کہ اب تمام تر روحانی ترقیات وفتوحات، خلافت سے وابستہ ہیں۔

خلافت اولیٰ کے انتخاب کے وقت جب بزرگان جماعت نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو خلیفہ منتخب کئے جانے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ سے مشورہ مانگا تو آپؓ نے نہایت انشراح صدر سے فرمایا: ''حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہئے اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے''۔

خلافت اولیٰ کے قیام کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے خلیفۂ وقت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کے وہ بے مثل نمونے دکھائے کہ بارہا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس نمونے پر رشک کا اظہار فرمایا ایک موقعہ پر آپؓ نے فرمایا: ''میرے اور میاں صاحب کے درمیان کوئی نقار نہیں۔ جو ایسا کہتا ہے وہ بھی منافق ہے۔ وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں انہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے انہوں نے فرمانبرداری میں کمال کیا ہے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو خلیفہ منتخب ہوئے ابھی پندرہ روز بھی نہ گزرے تھے کہ انجمن کے بعض سرکردہ ممبران نے خلافت کے اختیارات کے متعلق سوالات اٹھانے شروع کر دیئے۔ ایک موقعہ پر محترم خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں حضرت مرزا محمود احمد صاحب سے بھی یہی سوال کیا تو آپ نے جواباً فرمایا:

''اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا جبکہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جبکہ حضرت خلیفہ اول نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی اور اس تقریر کو سن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیار مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے''۔ اگرچہ خلافت اولیٰ کے سارے عرصہ میں باغیان خلافت نے منافقانہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے کبھی در پردہ اور کبھی کھل کر فتنہ گری کا بازار گرم کئے رکھا...اُن دنوں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایک بار حضرت مصلح موعودؓ کو یہ کہہ کر کہ ایک ضروری مشورہ کرنا ہے آپؓ کو اپنے ہمراہ مولوی محمد علی صاحب کے مکان پر لے آئے...خواجہ صاحب کہنے لگے کہ آپ کو اس لئے یہاں بلوایا ہے کہ حضرت صاحب کی طبیعت بہت ناساز اور کمزور ہے اور چونکہ ہم لوگوں کو لاہور بھی جانا ہے..خلافت کا فیصلہ ہمارے لاہور سے آجانے تک نہ ہونے دیں...حضرت مرزا محمود احمدؓ نے فرمایا کہ: ''ایک خلیفہ کی زندگی میں اس کے جانشین کے متعلق تعیین کر دینی اور فیصلہ کر دینا کہ اس کے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو گناہ ہے میں تو اس امر میں کلام کرنے کو ہی گناہ سمجھتا ہوں''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات پر باغیانِ خلافت نے خلافت کے وجود سے ہی انکار کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی یہاں تک کہہ دیا کہ آپ لوگ خلافت کے قیام سے انکار نہ کریں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ لوگ جس کو بھی خلیفہ مقرر کر دیں گے ہم اسی کی بیعت کر لیں گے لیکن وہ لوگ انکار پر مُصر رہے۔ لیکن جماعت کی بڑی اکثریت نے جب حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا تو فتنہ گروں نے آپ کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ کبھی یہ فتنہ پیغامیوں کی صورت میں ظاہر ہوا اور کبھی مصری فتنہ کی شکل اختیار کی، کبھی یہ فتنہ مستریوں کے لباس میں نمودار ہوا اور کبھی منان، وہاب کی صورت میں اس نے چہرہ دکھلایا۔ کبھی یہ اندرونی حملوں اور فتنوں کی صورت میں دکھائی دیا اور کبھی بیرونی یلغار کی صورت میں نظر آیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ان تمام فتنوں کا نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا اور خلافت کی حفاظت واستحکام کے لئے اپنی تقریر وتحریر اور عملی منصوبوں اور اقدامات کے ذریعہ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور کسی کی مجال نہیں جو خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو ناکام کر سکے۔ ایک موقعہ پر آپؓ نے فرمایا: ''مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے اگر تم میں کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اٹھ کر دیکھ لے خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا بلکہ اسے ہی نہیں اگر دنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا اور ہر ایک جو میرے مقابل میں اٹھے گا گرایا جائے گا جو میرے خلاف بولے گا خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل اور رسوا ہوگا''۔ (خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ - جلد 2 ص 216، 217)

حضرت مصلح موعودؓ نے یہ نکتہ بھی سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ جسے مقام خلافت پر سرفراز فرماتا ہے اسے اپنی بے پایاں تائیدات اور نصرت سے نوازتا ہے اور اس کے بالمقابل اٹھنے والی ہر آواز دبا دی جاتی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا: ''جس کی آنکھیں دیکھتی ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان سنتے ہوں وہ سنے کہ کیا خدا کے فضل نے ان تمام اعتراضات کو باطل نہیں کر دیا جو مجھ پر کئے جاتے تھے اور کیا اس نے اسی پچیس سالہ نوجوان کو جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ وہ جماعت کو تباہ کر دے گا خلیفہ بنا کر اور اس کے ذریعہ سے

جماعت کو حیرت انگیز ترقی دے کر یہ ظاہر نہیں کر دیا کہ یہ کسی انسان کا بنایا ہوا خلیفہ نہیں بلکہ میرا بنایا ہوا خلیفہ ہے اور کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے‘‘۔(خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ۔ جلد 2 ص 210)

استحکام خلافت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک نمایاں کام صدر انجمن احمدیہ میں ضروری انتظامی تبدیلیوں کا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں: ’’آپؓ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں ردّوبدل کی اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے‘‘۔(خطبہ جمعہ 21 ر مئی 2004ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا انتخاب خلافت کے لئے قواعد وضوابط مقرر کر کے مجلس انتخاب کا تقرر بھی ایک اہم قدم ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کے مقام، اس کی اہمیت، ضرورت اور برکات کو آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی زندہ رکھنے کے لئے یومِ خلافت منانے کی بھی تحریک فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے احباب جماعت کو قرآن وحدیث کے حوالوں اور واقعات کی روشنی میں یہ سمجھا دیا کہ درحقیقت خلیفہ جانشین رسول ہوتا ہے اور کامیابی وکامرانی، فتوحات وترقیات خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کی اطاعت و پیروی سے مل سکتی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت سے محبت اور وابستگی کے ضمن میں یہ بات بھی سمجھائی کہ اس محبت میں خلفاء کے مابین تفریق ہرگز ہرگز جائز نہیں اور یہ تمام تر وابستگی اس مقام اور منصب کی وجہ سے ہو جس پر کوئی بھی خلیفہ فائز ہوتا ہے یعنی منصب خلافت۔

حضرت مصلح موعود کی استحکام خلافت کے لئے کوششوں میں ایک نمایاں کام ذیلی تنظیموں کا قیام اور ان کے عہد میں اس بات کا نمایاں ذکر فرمانا ہے کہ وہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں گے۔ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے ہر قربانی کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ ہمیشہ خلافت کے مطیع اور فرمانبردار رہیں گے اور اپنی اولاد کو بھی نسل در نسل خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔

ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا: ’’میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو‘‘۔(الفضل 14 ر ستمبر 1937ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی استحکام خلافت کے لئے ان کوششوں کے نتیجہ میں آج بلا شبہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اب خلافت احمدیہ کو انشاء اللہ کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا اور کوئی دشمن طاقت اس کو گزند نہ پہنچا سکے گی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ